Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۹۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل روزنامہ ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۱۹ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۱۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل طبیعت گرمی کی وجہ سے مضمحل رہی

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۹ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:-

کل بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ضروری اعلان برائے صدر موصیان

صدر صاحبان مقامی

صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۲۵ کے تحت ہر منظور شدہ وصیت کے متعلق سال میں کم از کم ایک دفعہ یہ رپورٹ حاصل کی جانی ضروری ہے کہ جملہ موصیان اغراضِ وصیت کے ماتحت دینی اور اخلاقی لحاظ سے وصیت کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں۔ امراءِ کرام اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ، صدر صاحبان موصیان کا فرض ہے کہ اپنی جماعت کے موصیان کا جائزہ لیتے رہیں اگر کوئی ایسا موصی ان کی جماعت میں ہو جو دینی اور اخلاقی لحاظ سے وصیت کے منشاء کو پورا نہیں کر رہا تو اس کی تفصیلی کوائف کے ساتھ نظارت بہشتی مقبرہ کو فوری رپورٹ کی جائے اور بقیہ موصیان کے متعلق یہ رپورٹ آنی چاہیئے کہ وہ منشاء وصیت کو پورا کر رہے ہیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی چار اعلیٰ درجہ کی صفتیں جو دُنیا میں کام کر رہی ہیں

اِن اُمّ الصّفات میں سے ہر ایک صفت ہماری بشریت سے ایک امر مانگتی ہے

"خدا تعالیٰ کی چار اعلیٰ درجہ کی صفتیں ہیں جو اُمّ الصّفات ہیں اور ہر ایک صفت ہماری بشریت سے ایک امر مانگتی ہے اور وہ چار صفتیں یہ ہیں ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، مالکیت یوم الدین۔

(۱) ربوبیت اپنے فیضان کے لئے عدم محض یا مشابہ بالعدم کو چاہتی ہے اور تمام انواع مخلوق کی جاندار ہوں یا غیر جاندار اسی سے پیرایۂ وجود پہنتے ہیں۔

(۲) رحمانیت اپنے فیضان کے لئے صرف عدم کو ہی چاہتی ہے یعنی اس عدم محض کو جس کے وقت میں وجود کا کوئی اثر اور ظہور نہ ہو اور صرف جانداروں سے تعلق رکھتی ہے اور چیزوں سے نہیں۔

(۳) رحیمیت اپنے فیضان کے لئے موجود ذوالعقل کے منہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے اور صرف نوعِ انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

(۴) مالکیت یوم الدین اپنے فیضان کے لئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے اور صرف ان انسانوں سے تعلق رکھتی ہے جو گداؤں کی طرح حضرتِ احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کے لئے دامنِ اخلاص پھیلاتے ہیں اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پا کر خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ چار الٰہی صفتیں ہیں جو دُنیا میں کام کر رہی ہیں اور ان میں سے جو رحیمیت کی صفت ہے وہ دعا کی تحریک کرتی ہے اور مالکیت کی صفت خوف اور قلق کی آگ سے گداز کر کے سچا خشوع اور خضوع پیدا کرتی ہے کیونکہ اس صفت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مالک جزا ہے کسی کا حق نہیں جو دعویٰ سے کچھ طلب کرے اور مغفرت اور نجات محض فضل پر ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۲، ۱۳)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۵ ہش
۱۹ مئی ۱۹۷۶ء

دُنیا میں بولی جانے والی زبانیں سیکھنے کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نزول کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ بیک وقت سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا بنے یعنی اسے پوری دُنیا کو اسلام کا تابع کر کے اُسے ایک مرکزی نقطہ پر جمع کرنے کی غرض سے نازل کیا گیا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(الفرقان آیات ۲، ۳)

ترجمہ:۔ وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندے پر اُتارا ہے تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا بنے۔ (وہ برکت والی ذات) وہ ہے جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے اِس امر کا ذکر کر کے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کے قبضہ میں ہے اِس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس طرح آسمانوں اور زمین میں بادشاہت اُسی کی ہے اِسی طرح اُس نے قرآن مجید اس لئے نازل کیا ہے کہ وہ ساری دُنیا کو ہوشیار کرنے والا ثابت ہو کر اُسے دینِ واحد یعنی اسلام پر جمع کر دکھائے، ساری دنیا میں دینِ واحد کے طور پر اسلام کا غلبہ ظاہر ہو اور تمام بنی نوعِ انسان اِس دینِ واحد پر جمع ہو کر اور اِس کے مطابق زندگیاں گزار کر اللہ تعالیٰ کے قُرب اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے والے بنیں۔

قرآن مجید کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے اور تمام بنی نوعِ انسان کو دینِ واحد پر جمع کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ مسلمہ اور اُس کے افراد پر ڈالی ہے اِسی لئے اُس نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (یعنی ساری دنیا کے فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر (حقیقی) ایمان رکھتے ہو۔

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ میں صاف اِس طرف اشارہ ہے کہ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا کے تحت قرآنی انذار کو ساری دنیا تک پہنچانے اور تمام بنی نوعِ انسان کو اسلام کی آغوش میں لا کر ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور اس ذمہ داری کی کما حقہٗ ادائیگی کے نتیجہ میں ہی ان کا خیرِ اُمّۃ ہونا متحقق ہوگا اور اگر انہوں نے اس سے غفلت برتی تو وہ اپنے آپ کو خیرِ اُمّۃ ہونے کے استحقاق سے محروم کر لیں گے۔

اب اگر غور کیا جائے تو یہ عظیم ذمہ داری بعض بنیادی تقاضوں کو پورا کئے بغیر کما حقہٗ ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان بنیادی تقاضوں کا بھی قرآن مجید میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کے افراد خود اسلام پر کما حقہٗ عمل کرنے والے ہوں جہاں وہ قرآنی تعلیم کو دنیا تک پہنچائیں اور اس کی فضیلت اور بے اندازہ افادیت کو دنیا پر آشکار کریں وہاں وہ خود قرآنی تعلیم پر اِس درجہ عمل کرنے والے ہوں کہ دوسرے لوگ ان کی زندگیوں میں قرآنی تعلیم کا حسین و جمیل عملی نمونہ مشاہدہ کر سکیں اور ان کے اندر بھی اس نمونہ کو اپنانے اور فلاحِ دارین حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہو۔ اسی لئے فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ (الصف آیت)

ترجمہ:۔ اے ایمان لانے والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اِس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔

یہ ایک بنیادی تقاضا ہم نے بطور مثال پیش کیا ہے ورنہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس ذمہ داری کی کما حقہٗ ادائیگی کے اعتقادی اور عملی تقاضوں کو بہت کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ ان سب تقاضوں پر اس مختصر مضمون میں روشنی ڈالنا ممکن نہیں ہے البتہ ایک اور تقاضے کا ذکر ضروری ہے، کیونکہ فی زمانہ اسے بھی ایک ضمنی تقاضا سمجھ کر چنداں اہمیت نہیں دی جاتی اور عام طور پر اس سے غفلت برتی جاتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الفرقان کی آیات ۲ و ۳ سے ایک نہایت لطیف استدلال کر کے اس تقاضا پر بہت مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ وہ تقاضا یہ ہے کہ اِس اُمّت کے افراد کو جن کے کندھوں پر قرآنی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانے اور عام کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے دنیا بھر میں بولی جانے والی زبانیں سیکھنی چاہئیں اور ان پر پورا پورا عبور حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ ان زبانوں پر عبور حاصل کئے بغیر وہ قرآنی تعلیم کو اُن اقوام تک نہیں پہنچا سکتے جو یہ زبانیں بولتی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اسلام ایک ایسا مذہب تھا جس نے لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا کے ماتحت دُنیا کے ہر مذہب اور قوم کو مخاطب کرنا تھا اِس لئے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اِس طرف اشارہ فرمایا کہ اسلامی علماء کو دُنیا کی تمام زبانیں سیکھنی چاہئیں۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ۱۹)

اس کے بعد حضور رضی اللہ عنہ نے اشاعتِ اسلام کی غرض سے علماءِ سلسلہ کو دنیا میں بولی جانے والی مختلف زبانیں سیکھنے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"لیکن افسوس کہ سوائے کالجوں کے طالب علموں کے کوئی غیر زبان نہیں سیکھتا اور وہ بھی صرف انگریزی سیکھتے ہیں جو ساری دنیا کی زبان نہیں۔ چاہیئے کہ ہمارے علماء انگریزی، فرانسیسی، جرمن، روسی، پُرتگیزی، ہسپانوی، لاطینی اور ولندیزی وغیرہ سب زبانیں جانتے ہوں۔ اِسی طرح سیام کی زبان اور جاپان کی زبان اور فلپائن کی زبان اور دوسرے تمام ممالک کی زبانیں ان کو آتی ہوں تاکہ ہر جگہ وہ قرآن کریم کو پھیلا سکیں۔" (ایضاً)

اور پھر خاص طور پر سلسلہ احمدیہ کے مبلغینِ اسلام پر اشاعتِ اسلام کی غرض سے دنیا کی تمام زبانیں سیکھنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے احمدی مبلغین کو اِس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ بعض مبلغ دس دس سال سے مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک انہیں وہاں کی زبان پوری طرح نہیں آتی۔ زبان کا سیکھنا قرآن کریم کو پھیلانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو مبلغ اِس طرف توجہ نہیں کرتا وہ مبلغ کہلانے کا مستحق ہی نہیں، وہ اسلام کا ایک غدار سپاہی ہے۔ عرب لوگ اسلام کی ترقی کے زمانہ میں دنیا کی ہر زبان جانتے تھے۔" (ایضاً)

الغرض قرآن کو عملاً بھی لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ثابت کرنے اور اسے دنیا بھر میں غالب کرنے اور اس کے ذریعہ اقوامِ عالم میں عظیم روحانی انقلاب لانے کے لئے دنیا کی تمام زبانیں سیکھنا اور ان میں مہارت حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔ زبانیں سیکھنے کو اشاعتِ اسلام کے ایک بنیادی تقاضے کی حیثیت حاصل ہے اور اِس زمانہ میں اِس تقاضے کو پورا کرنے کی ذمہ داری تمام تر جماعت احمدیہ کے افراد پر عائد ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی غرض سے ہی کھڑا کیا ہے اور اس عظیم فریضہ کو ادا کرنے کی ذمہ داری انہی کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ ہمارے مبلغین اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر زبانیں جانتے ہیں اور بعض نے تو ان میں بڑی مہارت حاصل کی ہوئی ہے لیکن ابھی بہت سی زبانیں ایسی ہیں جن کی طرف ہمارے نوجوانوں نے توجہ نہیں کی ہے حالانکہ دُنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کے جاننے والے ہم میں موجود نہ ہوں کیونکہ قرآن کریم تو تمام اقوام کے لئے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں آباد ہوں اور کوئی بھی زبان بولتی ہوں نازل ہوا ہے اور اس کے نزول کی بنیادی غرض ہی یہ ہے کہ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ اِس غرض کو عملاً پورا کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اِس لئے دنیا کی تمام زبانیں سیکھنا اور اُن میں مہارت حاصل کرنا ہمارے لئے ازبس ضروری ہے۔ اِس کے بغیر ہم اِس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیبت۔ ایک قبیح معاشرتی خلق

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ

اسلام ایک ایسا معاشرہ پیدا کرنا چاہتا ہے کہ جس میں ہر شخص کی عزت و حرمت قائم ہو اور اس کے ساتھ ہی امن و امان بھی برقرار رہے یہی وجہ ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو ایسے امور کی نصیحت و تلقین کرتا ہے کہ جن سے ان امور کے حاصل کرنے میں امداد ملے۔

انسان طبعی طور پر معاشرت و مجالست پسند واقع ہوا ہے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خلوت پسند ہیں بلکہ وہ تو الشاذ کالمعدوم کی طرح ہیں اس لئے انسانوں کی اکثریت ایک دوسرے سے میل ملاپ اور باہمی گفت و شنید کی طرف مائل ہے لیکن بدقسمتی سے اس طرز معاشرت میں بعض لوگ ایسے امور کے مرتکب ہو جاتے ہیں جو معاشرے کے امن و سکون اور باہمی محبت کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ان معاشرتی خرابیوں میں سے ایک نہایت ہی قبیح خلق غیبت ہے جس کے بعض لوگ نادانستہ اور کچھ دانستہ مرتکب نظر آتے ہیں جو لوگ اس امر کے دانستہ طور پر مرتکب ہوتے ہیں وہ تو بلاشبہ قصوروار ہیں لیکن جو نادانستگی سے اس کا ارتکاب کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس امر کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے بلکہ اسے ایک معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک عربی شعر میں وضاحت سے فرمایا ہے کہ

لَا تَحْسَبَنْ ذَنْبًا صَغِیْرًا کَھَیِّنٍ
فَاِنَّ ارْتِکَابَ اللَّمَمِ اِحْدَی الْکَبَائِرِ

پس غیبت میں مبتلا ہونا کوئی معمولی خرابی نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی خرابی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ (وسلم) کی احادیث مبارکہ میں اس کی بہت مذمت کی گئی ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝

(سورۃ الحجرات ع ۲)

یعنی اے مومنو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اسے ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کو مردہ انسان کے گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بہت سے لوگ اس امر کو ایک معمولی بات سمجھتے ہیں احادیث مبارکہ میں بھی غیبت کو بہت برا بتایا گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔

چند ایک ذیل کی احادیث اس کی قباحت کو خوب کھول کر بیان کرتی ہیں۔

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ صَلَّیَا صَلٰوۃَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَکَانَا صَائِمَیْنِ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَعِیْدُوْا وُضُوْءَکُمَا وَصَلٰوتَکُمَا وَامْضِیَا فِیْ صَوْمِکُمَا وَاقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ فَقَالَا لِمَ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا (مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے مسجد میں آکر نماز ظہر و عصر پڑھی۔ اور وہ دونوں روزہ دار بھی تھے جب حضور نماز سے فارغ ہو گئے تو حضورؐ نے ان دونوں کو ارشاد فرمایا کہ جاؤ وضو دوبارہ کرو اور نماز بھی دوبارہ پڑھو روزہ کو توڑنا نہیں ہے لیکن (تم نے چونکہ اس فعل کی وجہ سے اپنا روزہ مکروہ کر لیا ہے) اس لئے اس کی جگہ ایک اور روزہ تم نے رکھنا ہے اس پر ان دونوں نے اس امر کی وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا یہ اس لئے ہے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

یہ حدیث غیبت کی شناعت اور قباحت کو روز روشن کی طرح واضح کرتی ہے۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَہَا لَہٗ صَاحِبُہٗ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما دونوں نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت تو زنا سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اگر ایک آدمی زنا کر کے توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ لیکن غیبت والے کا یہ حال ہے کہ جب تک اسے وہ شخص معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی ہے اسے معافی نہیں ملتی ہے۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ غیبت کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا بڑا گناہ ہے

۳۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَہَتَّہٗ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ ایک دن اپنے صحابہؓ کے درمیان بیٹھے تھے تو حضورؐ نے پوچھا کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ غیبت کیا ہے صحابہؓ نے ازراہ ادب عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہم سے زیادہ جانتے ہیں اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے پس پشت کوئی ایسی بات کرے جسے وہ ناپسند کرے اس پر عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات جو کہی جا رہی ہے فی الواقعہ اس میں پائی جاتی ہو تو کیا پھر بھی یہ غیبت شمار ہوگا اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ یہی تو غیبت ہے ورنہ اگر اس میں یہ بات نہ پائی جاتی ہو تو پھر غیبت کی بجائے یہ بہتان ہوگا

۴۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّہُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْہَہُمْ وَصُدُوْرَہُمْ فَقُلْتُ مَنْ ہٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ فَقَالَ ہٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِہِمْ (ابوداؤد)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج سے نوازا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب کا ذکرِ خیر

محترمہ عزیزہ سردار احمد صاحب کراچی

میرے پیارے ابا جان حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب کا انتقال ۲۲ فروری ۱۹۷۵ء کو بعمر ۹۳ سال حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت ابا جان لاہور کے مشہور خاندان "میاں فیملی" کے جلیل القدر فرزند تھے۔ ہمارے دادا جی حضرت میاں معراج الدین صاحب اور ان کے تینوں بھائی بھی صحابی تھے جب حضور علیہ السلام نے دعوےٰ کیا تو شروع زمانہ ہی میں بیعت کر کے

سلسلہ عالیہ

میں داخل ہو گئے تھے۔

حضور علیہ السلام اکثر مقتدوں میاں فیملی کے ان خوش ہو کر ان کیلئے باعث افتخار ہوتے۔

حضرت ابا جان ۱½ سال کے تھے تو آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ کئی سال بعد امی ابا جان مرحوم کے ماموں جو اہلحدیث تھے۔ ہماری نانی سے کہنے لگے کہ ہمارا بھانجا محمد شریف بہت ہی نیک و پیارا بچہ ہے گو مذہب میں اختلاف ہونے کے باوجود تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم اس سے اپنی اکلوتی بچی کا رشتہ کر دو تمہاری بچی انشاء اللہ وہاں سکھی رہے گی خدا تعالیٰ نے امی کو احمدیت میں شامل کرنا تھا۔ ابا جان قبلہ نے درثمین اردو لا کر دی کہ یہ پڑھا کرو اور مطلب بھی سمجھنے کی کوشش کرو۔ بس درثمین اردو ہی کو پڑھ پڑھ کر امی احمدی ہو گئیں

طالب علمی کے زمانہ میں عموماً اتوار کو ابا جان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے لاہور سے قادیان چلے جاتے ان دنوں میں سفر کافی دشوار تھا۔ ایک دفعہ گرمیوں کے دن تھے حضور کے درشن کیلئے پیدل جا رہے تھے کہ گرمی کی وجہ سے تلوے کچھ زخم ہو گئے اور حضور کی خدمت میں پہنچ نہ سکے آپ ہمیشہ افسوس کرتے کہ ایک بار خالی ہاتھ جانا پڑا اپنی سب اولاد کو نصیحت کرتے کہ مرشد کو کبھی خالی ہاتھ نہ ملو فرماتے لیکر جاؤ گے تو کچھ لے کر ہی آؤ گے۔

بی اے کرنے کے بعد ابا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لندن جا کر بیرسٹری کرنے کی اجازت چاہی مگر آپ نے کہا "بہتر ہے یہیں رہ کر اپنی پڑھائی مکمل کرو اور پھر اپنے ہی عزیزوں میں شادی بھی کرو میں تم جیسے نوجوانوں کا ولایت جانا پسند نہیں کرتا اور لندن تو کھلا ہے" اس کے بعد حضرت ابا جان نے اس ارادہ سے توبہ کی اور پھر کبھی ملک باہر جانے کا نہ سوچا۔ کچھ عرصہ ابا جان نے وکالت کی پریکٹس کی۔ مقدمہ میں ذرا سا بھی جھوٹ سمجھتے تو فیس واپس کر دیتے کہتے یہ مقدمہ نہیں لڑ سکتا۔ منشی کہتے کہ کبھی کوئی فیس بھی واپس کرتا ہے آپ ہمیں بھی کچھ کمانے نہیں دیتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے آپکو مشورہ دیا کہ آپ بہت شریف آدمی ہیں اور وکالت میں کسی وقت جھوٹ بھی بولنا پڑ جاتا ہے لہذا کسی اور کام کا سوچو! ابا جان نے کہا مجھے E.A.C بننے کا شوق ہے مگر اس کے لئے میری عمر ایک سال زیادہ ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کوشش کرو تو چند دنوں کے بعد اخباروں میں ایک سال عمر میں توسیع کا اعلان آ گیا۔ اسطرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کی دعاؤں کی طفیل ابا جان E.A.C کے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ کے

احادیث مبارکہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ غیبت ایک بہت ہی برا خلق ہے جس سے مومن کو بچنا چاہیے۔

زمانہ خلافت میں ابا جان قبلہ سب سے پہلے متعین ہو کر امرتسر گئے چونکہ قادیان امرتسر سے کافی قریب تھا اس لئے احباب جماعت اکثر آتے رہتے تھے۔ مکان کی اوپر کی منزل پر اپنی رہائش تھی اور نیچے کے سب کمرے مہمانوں کے لئے تھے۔ ان مہمانوں میں خاندان کی بزرگ ہستیاں بھی شامل تھیں جنہیں دیکھ کر ابا جان خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور فرماتے یہ مامور زمانہ کی اولاد ہے ان کی جتنی بھی عزت کی جائے کم ہے۔ حضرت ابا جان کی ملازمت ہی ایسی تھی کہ تقریباً ۱۰۔۱۵ دن مہینہ میں گھر سے باہر دورہ پر رہنا ہوتا تھا۔ جس کے لئے اپنا خانساماں ہمراہ لے جاتے اور کھانے پینے کا سامان بھی رکھتے تاکہ کسی صورت سے بھی کوئی چیز کسی سے لینے کی ضرورت نہ پڑے اور اس طرح آنکھیں نہ جھکیں اور کسی کی طرفداری پر طبیعت مائل نہ ہو۔ آپ کی اس ملازمت میں رشوت لینے کے بہت مواقع تھے جس کو چھوڑ آپ سخت احتیاط کرتے اور اپنے اہلکاروں اور نوکروں کو سختی سے منع کیا جاتا کہ کبھی کسی سے کوئی چیز مفت نہیں لینی۔ لوگوں میں مشہور تھا کہ ڈپٹی صاحب تو پانی بھی مول لیکر پیتے ہیں ہمیشہ قانون کو مدنظر رکھتے کسی کی ناجائز بات پر یا کسی کی سفارش پر جب غصہ آتا تو اس قدر رعب دار آواز سے ڈانٹتے کہ ہم سب کانپ اٹھتے۔ بچوں سے اور گھر کے ملازمین سے صاف لہجہ میں بات کرتے تا کسی کو بات سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

اللہ کی راہ میں دینے کو بہت وسیع دل پایا تھا کئی عزیزوں کے ماہوار وظیفے مقرر کر رکھے تھے اور جماعت کے تمام چندوں اور دیگر تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اوّل وقت میں ادائیگی کرتے اپنی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۵ کروا رکھی تھی احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کی غرض سے ہر نئی مطبوعہ کتاب اوّلین فرصت میں خریدتے۔ سب بچوں کو باقاعدہ ماہوار جیب خرچ ملتے جو شاہانہ ہوتا تھا اگر کبھی اشد ضرورت پڑتی تو ہم بچوں سے ہی کچھ رقم ادھار لے کر کام چلاتے۔ مگر ایسے قرضہ حسنہ کو بھی جو بہت حقیر ہوتا اگلے ماہ تنخواہ ملتے ہی اس سے کسی قدر بڑھا کر واپس کر دیتے کہ یہ سنت رسولؐ ہے ہر بات اور ہر فعل میں اسوۂ رسولؐ پر چلتے تھے۔ ہر موقع پر حضرت رسول کریمؐ صلعم اور حضرت احمدؑ کا بے حد

مثالیں دیتے تھے۔ آپ کو بہت عربی فارسی اور اردو کی مثالیں یاد تھیں جو عین موقع کے مطابق استعمال فرماتے تھے

ابا جان مرحوم و مغفور نے ہماری بے انتہا پیار سے پرورش کی اور ہماری ہر خواہش پوری کی حتیٰ کہ ہمارے خواب بھی پورا کرنے کی کوشش فرماتے۔ جب کسی بچہ کا رشتہ طے ہونا ہوتا تو ان دنوں بہت اکثر خاموش ہو جاتے اور کثرت سے دعائیں کرتے ابا جان بچپن ہی سے تہجد گزار تھے۔ صبح جب خوش الحانی سے تلاوت کلام پاک فرماتے تو ہم اس شیریں آواز سے بیدار ہو جاتے تھے کبھی کبھی بوقت فرصت ہمارے ساتھ بیت بازی میں شامل ہو جاتے جس میں تمام اشعار صرف درثمین یا کلام محمود سے ہوتے تھے اس طرح تمام بچوں کو درثمین اور کلام محمود کافی حد تک ازبر ہو گئی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے عاشق تھے۔ آپ کے خلفاء اور ان کی اولاد سے بھی بڑے پیار اور ادب سے پیش آتے۔

میرے منجھلے بھائی عزیزم فلائٹ لیفٹیننٹ میاں محمد لطیف صاحب جب دوسری جنگ عظیم میں دو ڈھائی سال لاپتہ رہے تو لوگ اظہار ہمدردی کو آتے مگر ابا جان قبلہ نے کبھی مایوسی کا اظہار نہ کیا۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ایک دفعہ مجھ سے بیان فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ ڈپٹی صاحب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بشارت مل چکی ہے جو وہ اس قدر مطمئن ہیں۔ اور پھر ہوا بھی ایسا ہی اور عزیزم لطیف بخیر و عافیت جاپانیوں کی قید سے رہا ہو کر ۴½ سال بعد زندہ سلامت واپس آ گئے۔ پیارے ابا جان صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ مگر کبھی اظہار نہیں کرتے تھے۔ جب سے خدا تعالیٰ نے مجھ کو اور میرے میاں کو حج کی سعادت عطا کی، ہمارا اور بھی عزت کرنے لگے تھے اور اکثر میرے میاں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا پسند فرماتے تھے۔ آپ کو خود بھی حج کی بہت خواہش تھی تھی قیام پاکستان کے بعد مالی حالت اجازت نہ دیتی تھی کہ حج کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی اور اگرچہ قرعہ اندازی کی وجہ سے حج کا بندوبست نہ ہو سکا تاہم عزیزم لطیف سلمہ اللہ کی وساطت سے اسکے ہمراہ ماہ رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت ابا جان اور میری امی کی دلی خواہش اور دعا تھی کہ ربوہ میں رہائش اختیار کریں تاکہ خلیفۂ وقت کی صحبت میں رہ سکیں۔ تاہم عمر شاید ہی کسی کمال بوجہ اشد مجبوری حیلہ لا ذہبی ثبوت ہیں

(بقیہ ص ۳)

ہم نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی عزتوں پر حملہ آور ہوتے تھے

۵۔ ایک اور حدیث میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ" یعنی لوگوں کی وہ بدیاں جو خود تجھ میں پائی جاتی ہیں بیان کرنے سے تمہیں شرم آنی چاہیے۔

پس مندرجہ بالا آیت قرآنی اور

ناغہ ہوا ہو۔ حقہ سگریٹ سے ہمیشہ مجتنب رہے۔ نوکری کے زمانہ میں مغرب و عشاء کی نماز گھر میں بچوں اور ملازمین کو شامل کر کے پڑھاتے۔

سلسلہ کی شاید ہی کوئی کتاب ہو جو آپ کی لائبریری میں نہ ہو۔ کتب نہایت سلیقہ سے ترتیب وار رکھتے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفہ اولؓ و خلیفہ ثانیؓ و خلیفہ ثالث کی تمام کتب اور ان کے تمام خطبے بھی بڑی باقاعدگی سے پڑھتے۔ کوئی نہ کوئی کتاب ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی۔ دینی کتب کے علاوہ آپ کو علم طب سے بھی کافی لگاؤ تھا۔ اپنی خوراک میں حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے۔ نہایت خاموشی سے چھوٹے چھوٹے نوالے لے کر کھاتے۔ کھانا خواہ کیسا ہو ہمیشہ تعریف کرتے۔ ابتداء میں بھی اور اختتام پر بھی بلند آواز سے دعائیں پڑھتے اور اللہ کا شکر ادا کرتے۔

ملازمت کا زمانہ آپ نے نہایت عزت سے گزارا۔ آپ پر کبھی کوئی کسی قسم کی بات نہیں آئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ترقی پہ ترقی دی۔ سیالکوٹ میں آپ کچھ عرصہ بحیثیت ڈپٹی کمشنر رہے۔ کئی سال ربوہ میں رہے جب تک صحت نے اجازت دی کبھی کسی بچے کے پاس رہنا اور ان پر بوجھ بننا پسند نہ کیا۔ حتی الوسع مسجد میں جا کر نماز ادا کرتے۔ جب بہت ضعیف ہو گئے تو بیٹے انہیں زبردستی اپنے پاس لے گئے مگر پھر بھی وہ قادیان اور ربوہ کو بہت یاد کرتے۔

آپ نے بتایا کہ لیکھرام کے قتل سے ایک روز پہلے آپ نے بیعت کی تھی۔ اور لاہور پہنچتے ہی دوسرے دن لیکھرام کے قتل کا سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا کھلم کھلا نشان پایا۔ حضورؑ کے زمانہ کے واقعات جب آپ شروع کرتے تو گھنٹوں بولتے جاتے اور اپنے مخصوص انداز میں بہت محظوظ ہوتے۔

مَیں سوچتی ہوں جس قدر اباجان کو میرے ساتھ پیار تھا اپنے کسی اور بچے سے شاید ہی ہو۔ حالانکہ سب اولاد ایک جیسی ہی پیاری ہوتی ہے اور ہم میں سے سب بہن بھائی یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں ان کے ساتھ زیادہ اُنس تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد پر بے شمار فضل فرمائے ہیں۔ آپ کی ساری اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک اور صالح ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی غم و فکر نہیں دکھایا۔ یہ سب ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت و عقیدت کا پھل تھا ہم اباجان کو دعا کے لئے کہہ کر بے فکر ہو جاتے تھے اب ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کی طرح دعائیں کرنے والا بنائے۔ آمین۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

امسال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۸ اور ۳۰ مئی ۱۹۷۶ء کو ہو رہے ہیں زیادہ سے زیادہ اطفال کو ان امتحانات میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کے سالانہ چندہ میں اضافہ

کاغذ کی شدید گرانی اور دیگر اخراجات میں اضافہ کے باعث ماہنامہ "انصار اللہ" کی موجودہ شرح چندہ میں بامر مجبوری اضافہ کرنا پڑا ہے۔ اس کی ضرورت کافی دیر سے محسوس کی جا رہی تھی مگر دل یہی چاہتا تھا کہ ماہنامہ کم سے کم قیمت پر خدمات انجام دیتا رہے۔ پچھلے دنوں ناظمین اضلاع انصار اللہ نے صدر محترم کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ماہنامہ کے اخراجات کو کسی حد تک پورا کرنے کی خاطر اس کی موجودہ قیمت آٹھ روپے کو بڑھا کر دس روپے کر دیا جائے جسے صدر محترم نے منظور فرما لیا ہے۔ تمام خریداران ماہنامہ سے التماس ہے کہ آئندہ سے ماہنامہ انصار اللہ کی قیمت دس روپے سالانہ کے حساب سے ارسال فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

تقریب شادی

محمد اشرف صاحب ابن محترم کیپٹن محمد اسلم صاحب دارالصدر غربی ربوہ اور ثمینہ روحی سلمہا بنت محترم کیپٹن ایم۔ اے۔ یحییٰ صاحب (پاکستان نیوی) کی تقریب شادی ۲۱ دسمبر ۱۹۷۵ء کو کراچی میں عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محترم مولوی عبد المجید صاحب نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر کراچی میں پڑھا تھا۔

کراچی میں تقریب رخصتانہ کے بعد برات ۲۳ دسمبر کو ربوہ واپس آئی۔ ۲۵ دسمبر کو محترم کیپٹن محمد اسلم صاحب نے اپنے مکان واقعہ دارالصدر غربی پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

عزیز محمد اشرف صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابی حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ (برادر حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ) کے نواسے ہیں۔ اُن کی والدہ محترمہ امۃ اللہ صاحبہ مرحومہ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کی بھتیجی اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادیؓ کی بھانجی تھیں۔ عزیزہ ثمینہ روحی سلمہا محترم محمد عیسیٰ صاحب بھاگلپوری مرحوم کی پوتی اور محترم مولوی عبد السلام صاحب عمر کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(نوٹ:۔ یہ خبر اشاعت کے لئے کئی ماہ پیشتر موصول ہوئی تھی لیکن افسوس ہے کہ بروقت شائع نہ ہو سکی ـــ ادارہ)

اعلان دارالقضاء

۱۔ مکرم رشید احمد صاحب مکان ۸/۳۳ فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۸/۳۳ واقع فیکٹری ایریا ربوہ مشترکہ طور پر مستری سراج الدین صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کئے جانے پر مرحوم کے درج ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) نسیم احمد صاحب (۳) نعیم احمد صاحب (۴) نوید احمد صاحب پسران مرحوم۔ لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۸/۳۳ واقع فیکٹری ایریا ربوہ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم سید مبارک احمد صاحب پیر انڈسٹریز محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۸/۲۳ واقع محلہ دارالنصر رقبہ ایک کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ اسی طرح مرحوم کی ذاتی امانت کھاتہ ۲/۵۵ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۲۳۰۷ روپے موجود ہیں۔

استدعا ہے کہ قطعہ ۸/۲۳ واقع محلہ دارالنصر سید ظفر احمد صاحب کے نام منتقل کئے جانے اور امانت مبلغ -/۲۳۰۷ روپے زرینہ بخاری صاحبہ دختر مرحوم کو ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ دیگر وارثان مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بیٹے نصیر الدین منیر احمد متعلم جماعت ہشتم کو پندرہ بیس دن سے سخت بخار ہے روزانہ ۱۰۲ سے ۱۰۶ تک بخار رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحتیاب کرے (آمین)۔ (مقبول [illegible] محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ چوہدری محمد اکرام صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ کوٹ عبد المالک ضلع شیخوپورہ ایک سال سے معدہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن میڈیکل پریکٹیشنر کوٹ عبد المالک ضلع شیخوپورہ)

قائدین اضلاع تمام مجالس میں اطفال و خدام کے امتحانات کا انتظام کریں۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت کیلئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

ماہ مئی کے آخری عشرہ میں نفلی روزہ ضرور رکھا جائے

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے سامنے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا عظیم منصوبہ پیش کرتے ہوئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام بھی بیان فرمایا تھا جس میں روزانہ مختلف اہم دعاؤں، درود شریف، استغفار اور تسبیح و تحمید کے ورد اور دو نفل روزانہ ادا کرنے کے علاوہ حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ احباب جماعت ہر ماہ ایک نفلی روزہ بھی رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری عشرہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اس روحانی پروگرام پر التزام کے ساتھ عمل کر رہے ہوں گے تاہم بطور یاد دہانی پھر احباب کو اور احمدی جماعتوں کو اس کی تحریک کی جاتی ہے۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ خطبات جمعہ اور دیگر اجتماعی تقاریب میں ضرور اس کی تحریک فرماتے رہیں۔

ماہ مئی کے آخری عشرہ میں روزہ رکھنے کے لئے ابھی سے جماعتوں کو مقامی حالات کے مطابق تاریخ مقرر کر لینی چاہیئے اور پھر مسلسل اس کی تحریک کی جانی چاہیئے تاکہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو نفلی روزہ سے محروم رہے اور اس روحانی پروگرام پر عمل پیرا نہ ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ماہنامہ "خالد" مئی ۱۹۷۶ء

مئی کے شمارہ میں

- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے اختتامی خطاب کی تلخیص۔
- صاحبزادہ مرزا غلام احمد ایم۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خطاب بر موقع سالانہ اجتماع کا مکمل متن۔
- سالانہ اجتماع کی مختصر روداد۔
- "صداقت قرآن کا عظیم الشان ثبوت" جناب شیخ عبدالقادر محقق لاہور کا تحقیقی مقالہ
- "حروف ابجد اور تاریخ گوئی" جناب عبدالرحمٰن شاکر کا معلوماتی مضمون
- "بلا تبصرہ" جناب مولانا دوست محمد شاہد کے مرسلہ دلچسپ شذرات۔

اور سالانہ اجتماع و سالانہ تربیتی کلاس کی دیدہ زیب تصاویر سے مزین ۱۸ ر مئی کو حوالہ ڈاک کیا گیا ہے۔

بدل اشتراک دس روپے (مینجر)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حبیب اللہ خان صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا جوان سال بیٹا اور محترم خان میر خان صاحب مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا پوتا عزیز مجیب اللہ خان لمبی بیماری کے بعد ۱۶ ر مئی بروز اتوار ساڑھے دس بجے صبح بعمر بیس سال وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بعد نماز عصر گولبازار ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور اسے بلند درجات عطا فرمائے اور مرحوم کے غمزدہ والدین اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

پنجاب کے متعدد شہروں میں زبردست طوفان بادو باراں ۱۲ افراد ہلاک

بے شمار مکانات منہدم ہو گئے۔ بجلی اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا

لاہور ۱۷ ر مئی۔ گزشتہ شب پنجاب کے مختلف علاقوں میں زبردست طوفان بادو باراں آیا جس کے نتیجے میں ۱۲ افراد جاں بحق اور ایک سو سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ لاتعداد مکانوں کی چھتیں گر گئیں، دیواریں منہدم ہو گئیں، درخت جڑوں سے اکھڑ گئے، بڑے بڑے سائن بورڈ زمین بوس ہو گئے، بجلی اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اس خوفناک طوفان کے باعث صرف لاہور میں پانچ افراد ہلاک اور چالیس سے زائد زخمی ہوئے جن میں زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ دس افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ضلع ملتان کے مختلف علاقوں میں طوفان بادو باراں سے زبردست تباہی ہوئی۔ یہاں سات افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ طوفان کی رفتار اسی میل فی گھنٹہ تھی۔ طوفان باد کے فوراً بعد ژالہ باری شروع ہو گئی جو پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس شدید طوفان بادو باراں کے باعث متعدد مویشی بھی ہلاک و زخمی ہو گئے اور فصلوں کو بھی زبردست نقصان پہنچا۔ سینکڑوں پرندے بھی ژالہ باری کے باعث ہلاک ہو گئے۔ لاتعداد درخت گر گئے اور ٹیلیفون اور تار کے متعدد کھمبے بھی زمین بوس ہو گئے۔ بعض علاقوں میں کھلیانوں میں پڑی ہوئی گندم آندھی سے اڑ گئی۔ بے شمار مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں اور مسجدوں کے مینار گر گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر خواتین ہیں۔

(نوائے وقت ۱۸ ر مئی ۱۹۷۶ء)

روس کے وسطی علاقوں میں ہولناک زلزلہ

وسیع پیمانے پر تباہی پھیل گئی

لندن ۱۷ ر مئی۔ روس کے وسطی علاقوں میں زبردست زلزلہ آیا ہے جس سے وسیع پیمانے پر تباہی پھیل گئی ہے۔ سب سے زیادہ نقصان عوامی جمہوریہ ازبکستان میں ہوا ہے۔ ریڈیو ماسکو کی اطلاع کے مطابق زلزلے کے شدید جھٹکے وسیع علاقے میں محسوس کئے گئے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق سمرقند، بخارا اور ترمذ یلاک کے شہروں اور غزلی کی بستیوں کے قریبی علاقوں میں زبردست تباہی پھیلی ہے۔ زلزلے کا زیادہ اثر روس کے وسطی ایشیا کے علاقے میں ہوا ہے۔ ۸ ر اپریل کو بھی غزلی کے علاقے میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جانی اور مالی نقصان کے بارے میں فوری طور پر کوئی اطلاع نہیں ملی تاہم خیال ہے کہ بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ تاشقند کے زلزلہ پیما مرکز کے مطابق تاشقند سے تین سو میل اور غزلی سے چالیس میل دور کے علاقے میں زلزلے نے تباہی مچائی ہے۔

(نوائے وقت ۱۸ ر مئی ۱۹۷۶ء)

بازیافتہ اشیاء

(۱) گزشتہ جمعہ کو مسجد اقصیٰ کی ٹونٹیوں کے قریب سے ایک گھڑی ملی ہے۔

(۲) ایک خاتون خاکسار کے دواخانہ (خورشید یونانی دواخانہ) پر اپنی چھتری بھول گئی ہیں۔

(۳) ایک دوست کی گمشدہ عینک ہمارے پاس ہے۔

یہ اشیاء جن کی ہوں وہ خاکسار کے پاس آ کر لے جائیں۔

(حکیم خورشید احمد صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷